9473- بچوں کے گڈیاں پٹولے حرام تصاویر سے مستثنی

سوال

میں نے مجسمہ اور مسطحہ تصاویر کے متعلق پڑھا ہے کہ یہ حرام ہیں، تو پھر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون اور کپڑے کے کھلونوں کے ساتھ کیوں کھیلا کرتی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں اس سے کیوں منع نہ کیا ؟
بہت سارے دین اسلام کا صحیح التزام کرنے والے مسلمانوں کی بچیاں بھی کھلونوں سے کھیلتی ہیں، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ اون اور کپڑے کے کھلونے تصاویر شمار نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں نہ تو سر صرف اون وغیرہ کا ایک ٹکڑا ہی ہوتا ہے، اور اس میں چہرے کے باقی نشانات یعنی نہ تو کان ہوتے ہیں، اور نہ ہی آنکھیں، اور نہ ہی ناک اور منہ، اور جب تصویر سر اور اس میں موجود نشانات وعلامات سے خالی ہو تو اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔

پھر اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ یہ تصویر ہے، تو اس کا معنی یہ نہیں کہ اس سے مطلقا تصاویر مباح ہو جاتی ہیں، بلکہ یہ تو حرمت میں سے ایک شرعی غرض کی بنا پر مستثنی ہے، اور وہ یہ کہ بچیوں کی تعلیم و تعلیم اور پرورش اور ان میں موجود ماں والی حس کو بڑھانا اور اسے نمو دینا تاکہ وہ مستقبل کے لیے تیار ہو جائیں۔

اکثر علماء کرام نے تصاویر اور مجسمے بنانے کی حرمت سے بچیوں کے گڈیاں اور پٹولے مستثنی کیے ہیں، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے، اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بھی اکثر علماء کرام سے اس کا جواز نقل کیا ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی شرح میں قاضی کے قول کی متابعت کرتے ہوئے کہا ہے :

" تصویر کی ممانعت سے وہ کچھ مستثنی ہے جس کا سایہ نہ ہو اور بچیوں کے گڈیاں پٹولے، کیونکہ اسمیں رخصت وارد ہے، اور اس کا معنی جواز ہے، چاہے وہ گڈیاں اور پٹولے اور کھلونے انسان کی شکل وہیئت یا حیوان کی شکل وہیئت میں مجسمہ یا غیر مجسمہ ہوں، اور چاہے اس کی حیوانات میں مثال ملتی ہو یا نہ ملتی ہو، جیسا کہ پروں والا گھوڑا . . . .

اور جمہور علماء کرام نے اس استثناء کا جواز عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث سے کیا ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی گڈیوں اور پٹولوں (بچیوں کے کھلونے) سے کھیلا کرتی تھی، اور میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وہ آپ سے شرما کر بھاگ جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی"

اور ایک روایت میں ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ جنگ تبوک یا جنگ خیبر سے واپس تشریف لائے اور میرے طاقچہ (دیوار میں اشیاء رکھنے کے لیے جگہ) پر پردہ لگا ہوا تھا، اسی اثناء میں ہوا چلی تو ایک جانب سے طاقچہ کا پردہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گڈیوں اور پٹولوں سے پردہ سرک گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے عائشہ یہ کیا ؟

تو میں نے جواب میں عرض کیا: یہ میری گڈیاں ہیں.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جسے کپڑے کے پر لگے ہوئے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ ان کے درمیان میں کیا دیکھ رہا ہوں؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یہ گھوڑا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اور اس پر کیا لگا ہوا ہے؟

تو انہوں نے عرض کیا: یہ دو پر ہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: گھوڑے کے دو پر بھی ہوتے ہیں؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا عرض کرنے لگیں: کیا آپ نے سنا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے ایک گھوڑے کے پر تھے؟

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے حتی کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھیں"

مالکی اور شافعی اور حنبلی حضرات نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بچوں کو اولاد کی تربیت کرنے کی تعلیم دینے کے لیے مستثنی ہے کہ اس غرض کے لیے بچوں کے لیے کھلونے بنانا جائز ہیں.

اور یہ تعلیل اس میں ظاہر ہوتی ہے چاہے وہ کھلونا انسان کی ہیئت میں ہو، اور یہ اس گھوڑے کے معاملہ میں ظاہر نہیں جس کے دو پر تھے، اس لیے حلیمی نے یہ بھی اور اس کے علاوہ اور بھی تعلیل بیان کی ہے، اس کی کلام درج ذیل ہے:

بچوں کے لیے اس میں دو فائدے ہیں، ایک تو جلدی والا فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ دیر والا ہے، جلدی والا فائدہ یہ کہ: بچوں میں نشوونما کا مادہ پایا جاتا ہے اس سے انسیت، کیونکہ بچہ اگر دلی طور پر خوش ہوگا اور اس کا شرح صدر ہوگا تو اس کی نشوونما بھی قوی ہوگی، کیونکہ سرور و خوشی دل کو خوش و باغ باغ کر دیتی ہے اور دل خوش اور منبسط ہونے میں روح بھی منبسط ہوتی ہے، اور وہ بدن میں پھلتی پھولتی ہے، اور اسکا اعضاء و جوارح میں اثر مضبوط ہوتا ہے.

اور دیر والا فائدہ یہ ہے کہ:

وہ اس سے بچوں کی تربیت اور ان سے محبت اور ان پر شفقت کرنا سیکھیں گی، اور یہ چیز کی طبیعت میں شامل ہو جائیگی حتی کہ جب وہ بڑی ہونگی اور تو اپنی اولاد کے لیے بھی وہی کچھ کرینگی جو انہیں اپنے لیے خوش اور اچھا لگتا تھا، کہ اولاد کو بھی اس کا حق ہے.

اور ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں بعض علماء سے یہ دعوی نقل کیا ہے کہ:

کھلونے بنانا حرام ہے، شروع میں جائز تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصاویر سے ممانعت کے عموم کی بنا پر منسوخ کر دیے گئے.

لیکن اس دعوی کا رد یہ ہے کہ نسخ کے دعوی کی بھی اسطرح مخالفت ہے، وہ اس طرح کہ کھلونوں سے کھیلنے کی اجازت بعد میں تھی، وہ اس طرح کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں یہ بیان ہوا ہے جو اس کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ تبوک سے واپسی کے موقع پر پیش آیا، تو یہ اس کے متاخر ہونے کی دلیل ہے"

الموسوعۃ الفقھیۃ مادۃ تصویر.

واللہ اعلم.